

67594 - زمین خریدی اور اس کی قیمت زیادہ ہونے کے انتظار میں ہے تا کہ فروخت کر سکے تو کیا اس پر زکا#1731; ہے ؟

سوال

زمین اور مکانات کی قیمت میں بہت زیادہ اضافہ کو مد نظر رکھتے ہوئے میں مندرجہ ذیل کام کرنا چاہتا ہوں، اور ہو سکتا ہے یہ قیمت خیالی حد تک اتنی زیادہ ہو جائے کہ اکثر لوگوں کے لیے رہائشی مکان ہی خریدنا مشکل ہو جائے: میں بہت سستی اور ادھار زمین خریدوں گا: مثلاً تیس ہزار ریال میں ایک پلاٹ، اور دس بیس برس کے بعد حتی کہ اس کی تقریباً قیمت پانچ لاکھ ریال ہو جائے تو میں ان میں سے ایک پلاٹ فروخت کر کے اس کی قیمت سے دوسرے پلاٹ میں مکان تعمیر کرونگا، سوال یہ ہے کہ:

ہر ایک کی زکاۃ کس طرح ادا کی جائے گی ؟ اس لیے کہ ایک پلاٹ رہائش کے لیے ہے.... اور دوسرا پلاٹ جسے میں نے ابھی گھیرا نہیں وہ مال میں نمو اور زیادتی شمار ہو گا، میں اسے بعینہ نہیں چاہتا بلکہ گھر تعمیر کرنے کے لیے قیمت میں اضافہ سے استفادہ کرنا چاہتا ہوں۔

میں نے ایک فتویٰ پڑھا ہے جس میں ہے کہ بیس برس میں ایک بار زکاۃ دینا ہو گی، اور دوسرے لوگوں سے سنا ہے کہ بیس برس میں ہر برس کی تقریباً قیمت لگا کر ہر سال زکاۃ دینا ہو گی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

صرف تجارتی زمین میں زکاۃ ہے، اس لیے وہ زمین جس پر آپ نے گھر تعمیر کرنا ہے اس پر زکاۃ نہیں، لیکن دوسرے پلاٹ میں زکاۃ ہو گی۔

اور زکاۃ کا حساب اس طرح ہو گا کہ ہر برس کے آخر میں اس پلاٹ کی اندازاً قیمت لگائی جائے اور اس قیمت سے اڑھائی فیصد زکاۃ نکال دی جائے۔

اور ہر برس زکاۃ نکالنی واجب ہے، ان سب سالوں کی صرف ایک برس ہی زکاۃ نکالنا کافی نہیں ہو گی۔

ایک چیز کی تنبیہ ضروری ہے کہ جب تجارتی سامان آپ سونے یا چاندی یا نقدی (ریال، یا ڈالر یا دوسری کرنسی) یا کسی اور سامان کے ساتھ خریدیں؛ تو سامان کا سال اس مال اور قیمت کا سال ہو گا جس سے وہ چیز خریدی گئی ہے، تو اس بنا پر سامان کی خریداری کے وقت سے کوئی نیا سال نہیں شروع ہو گا، بلکہ جس مال کے ساتھ وہ زمین خریدی گئی ہے اس کے سال کو ہی مکمل کیا جائے گا۔

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (32715) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

میرے پاس کچھ رقم (مثلاً پچاس ہزار) ہے جس سے میں نے زمین کا ایک پلاٹ خریدا میرا یہ ذہن ہے کہ یہ پیسے بنک میں پڑے رہنے سے بہتر ہے کہ اس سے زمین خریدی جائے اور یہ رقم محفوظ ہو جائے، اور جب مناسب وقت ہو یا مجھے رقم کی ضرورت پڑے تو میں یہ زمین فروخت کر دوں، اور اس کی قیمت زیادہ ہو چکی ہو گی تو کیا اس پر زکاة ہے ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" جس شخص نے بھی زمین خریدی یا وہ کسی عطیہ کی بنا پر مالک بنا یا اسے پلاٹ الاٹ کر دیا گیا اور اس کی نیت تجارت کی ہو تو جب اس پر سال مکمل ہو تو اس پر زکاة واجب ہو گی، اور وہ ہر برس زکاة واجب ہونے کے وقت اس کی قیمت لگوائے اور اس کی قیمت سے اڑھائی فیصد زکاة نکال دے "

لیکن اگر اس نے وہ زمین رہائش کی نیت سے خریدی تو اس میں زکاة واجب نہیں ہو گی، لیکن جب وہ بعد میں اس کی تجارت کی نیت کر لے تو اس تجارت کی نیت پر سال مکمل ہونے سے زکاة واجب ہو گی، اور اگر اس نے اجرت پر دینے کی نیت سے خریدی تو زکاة اس کی اجرت پر ہو گی اگر اجرت نصاب کو پہنچے اور اس پر سال مکمل ہو جائے " انتہی

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (9 / 339)۔

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا گیا:

زمین وغیرہ کی زکاة کس طرح نکالی جائے گی ؟

اور کیا اسے فروخت کے وقت سب سالوں کی صرف ایک زکاة ہی کافی ہو گی ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

" جب زمین وغیرہ مثلاً گھر اور گاڑی وغیرہ تجارت کے لیے تیار کی گئی ہو تو ہر برس اس پر سال مکمل ہونے کے وقت قیمت کے حساب سے زکاة نکالی جائے گی، اور اس میں تاخیر کرنی جائز نہیں، لیکن اگر مال نہ ہونے کی بنا پر وہ زکاة نکالنے سے معذور ہو تو اسے اسے فروخت کرنے تک کی مہلت دی جائے گی، اور فروخت کے بعد وہ ان سب برسوں کی زکاة ادا کرے گا، اور ہر برس پورا ہونے کے وقت کی قیمت کے حساب سے زکاة ادا کرنا ہو گی،

چاہے اس کی قیمت قیمت خرید سے کم ہو یا زیادہ، میری مراد یہ ہے کہ جس قیمت سے اس نے گھر یا گاڑی یا زمین خریدی تھی۔

جمہور اہل علم کے ہاں یہی ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارت کے لیے تیار کردہ چیز پر زکاة نکالنے کا حکم دیا ہے، اور اس لیے بھی کہ تجارتی اموال منافع حاصل کرنے کے لیے مختلف قسم کے سامان سے بدلے جاتے ہیں، اس لیے مسلمان شخص پر اس کی ہر برس زکاة نکالنا واجب ہے، جیسا کہ اگر اس کے پاس یہ رقم ہو " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاویٰ ابن باز (14 / 160) .

واللہ اعلم .